اخبار امت

سوڈان : امریکی سازشوں کا ہدف

مسلم سجاد

سوڈان کے خلاف امریکی سازشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ باغیوں کی حوصلہ افزائی اور پڑوسی ممالک سے حملے کروا کے اسلامی انقلاب کو ختم کرنے کی تدبیر کی جا رہی ہے۔ ۱۲ جنوری کو ایتھوپیا کی ۶ ہزار افواج اور ۲۲ ٹینکوں نے حملہ کر کے سرحدی قصبات کرموک' قیسان' یاردا اور مینزہ پر قبضہ کر لیا۔ ایتھوپیا اور اریٹریا کی سوڈان سے دشمنی کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے۔ سوڈان مخالف گروہوں کی سرپرستی اور تربیت اور ایس پی ایل اے کے جان گارانگ کی مکمل حمایت ان کی اعلان شدہ پالیسی ہے۔ ایتھوپیا کا دعویٰ تو نیل کے مشرق میں خرطوم تک کل سوڈانی علاقے پر ہے۔ اریٹریا نے سوڈان سے سفارتی تعلقات توڑ کر اس کے سفارت خانہ کو مخالف پارٹی نیشنل ڈیماکریٹک الائنس کے سپرد کر دیا ہے۔ حالیہ فوجی حملے میں سوڈان نے ان ملکوں کے فوجی گرفتار کیے ہیں لیکن یہ ملک یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ان کی فوج نے کارروائی کی ہے۔ سلامتی کونسل نے سوڈان کی شکایت پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ امریکہ نے موقف اختیار کیا کہ ایتھوپیا نے کچھ نہیں کیا ہے۔ سوڈان نے بتایا کہ ایتھوپیا نے جنیوا کنونشن کی کھلی خلاف ورزی کی ہے اور شہریوں پر عورتوں اور بچوں پر مظالم کیے ہیں۔ کرموک اور قیسان کے اسکول کے ۸۰ طلبہ اور ۱۵ خواتین اساتذہ کو پکڑ کر لے گئے اور ان کے ساتھ زیادتی کی۔ متعدد سرکاری اہل کاروں اور علما کو گولی مار دی گئی۔ ۳ سے ۴ ہزار تک افراد لاپتہ ہیں۔ حقوق انسانی کی کسی انجمن نے کوئی نوٹس نہیں لیا!

سوڈانی جانتے ہیں کہ امریکہ کو اصل پریشانی سوڈان کے اسلامی عزائم سے ہے۔ انھیں بار بار بتایا جا رہا ہے کہ وہ اسلامی شریعت کا نفاذ ترک کر دیں تو ان کے سب مسائل حل کر دیے جائیں گے۔ صدر عمر البشیر کہتے ہیں کہ امریکہ ہمارے اسلامی رجحان سے' ہماری آزاد پالیسی سے' بیرونی مداخلت کو مسترد کرنے سے پریشان ہے۔ امریکہ کی حکمت عملی جنوب میں مسلح مزاحمت' مشرق میں نئے محاذ کھولنا اور خرطوم میں عوامی بغاوت پر مشتمل ہے۔ مخالف چاہتے ہیں کہ سوڈان کو اپنی افواج کو پوری سرحد پر پھیلانا پڑے اور اس کا دفاع کمزور ہو جائے۔

موجودہ حملے کا کامیابی سے مقابلہ کر لیا گیا ہے۔ دو قصبے' دشمنوں کے قبضے میں ہیں جنھیں جلد آزاد کروا

لیا جائے گا۔ سوڈانی دستوں نے اریٹریا میں سرحد سے آگے بڑھ کر باغیوں کو حملہ کرنے سے پہلے ہی تتر بتر کر دیا۔ باغیوں کی طرف سے فتوحات کے دعووں کے باوجود وہ منتشر حالت میں شکست سے دوچار ہیں۔ اب یوگنڈا میں سوڈانی سرحد پر فوجی تیاریوں کی خبر ہے۔

یوگنڈا، اریٹریا، ایتھوپیا اور روانڈا چار ممالک کے سربراہ لندن میں جمع ہوئے اور ٹائمز کے نمایندے کے مطابق امریکہ کی پرجوش پشت پناہی اور برطانیہ کی خاموش حمایت سے ان چاروں ممالک نے اپنی اپنی سرحدوں پر دشمنوں کی مسلح صفائی کی پالیسی تشکیل دی۔ یوگنڈا امریکی آشیرباد سے سوڈان پر براہ راست فوجی حملے کے امکانات کا جائزہ لے رہا ہے۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ صادق المہدی اور عثمان المرغانی دشمنوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ حکومت سوڈان نے ان رہنماؤں کو جو آزادیاں دیں، انھوں نے انھیں مملکت سوڈان کے خلاف کارروائی میں استعمال کیا۔ دونوں خود بھی یقین رکھتے ہیں اور اپنے سرپرستوں کو بھی یقین دلا دیا ہے کہ اندرون ملک عوامی مزاحمت تیار ہے۔ انھوں نے سعودی اخبار الشرق الاوسط (۹ جنوری) کو بتایا کہ "ہم ۹۰ فی صد سوڈانیوں کی نمایندگی کرتے ہیں"۔ ان کا خیال تھا کہ سرحد پر حملہ ہوگا اور خرطوم میں عوام حکومت کے خلاف سڑکوں پر نکل آئیں گے لیکن عملاً یہ ہوا کہ عوام خرطوم میں ہی نہیں، پورے ملک میں سڑکوں پر نکل آئے۔ مگر یہ احتجاج تھا بیرونی حملے کے خلاف! لاکھوں نوجوان محاذ پر جانے کے لیے بے تاب تھے، بہت سے مجاہدین کو واپس کرنا پڑا۔

سوڈان کے دشمنوں کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ جنوب میں جان گارانگ کی بغاوت ہر طرح کی سرپرستی کے باوجود موثر ثابت نہیں ہوئی ہے۔ اریٹریا کے دارالحکومت اسمارا میں قائم نیشنل ڈیماکریٹک الائنس نے بھی کوئی قابل ذکر کارگزاری نہیں دکھائی ہے۔ سوڈان کو غیر مستحکم کرنے اور اس کی بنیاد پرست حکومت کے خاتمے کے لیے نئی حکمت عملی وضع کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ حالیہ حملہ اسی کے تحت تھا جسے سوڈانی حکومت اور عوام نے اللہ کی مدد اور اپنی متحدہ طاقت سے ناکام بنا دیا ہے لیکن سوڈانی عوام کے لیے آزمایش کے مرحلے ابھی باقی ہیں۔ اس لیے کہ دنیا کے ٹھیکیدار کسی مسلمان ملک کو آزادی سے اپنے نظریات کے مطابق تہذیب و تمدن کی تشکیل کا موقع دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ روشنی کی ہر کرن ان کی تاریکیوں کے لیے خطرہ ہے۔

مشرق وسطیٰ: بحران کا حل؟

کرنل (ر) غلام سرور

۱۵ جنوری ۱۹۹۷ کو یاسر عرفات اور نیتن یاہو کے درمیان جو سمجھوتہ طے پایا، اسے بڑے دور رس اثرات